’قیاس‘ کی طرف رجوع، احکام کی علّت، شارع کے مقصود، شریعت کے مقاصد عامہ، وقائع میں ان کی احکامی حیثیت، اور درپیش صورتِ حال میں گہرا غوروخوض ضروری ہے۔ اس کام میں احتمالات کے درمیان علما کی ترجیحات اور ان کے فہم میں اختلاف کا پایا جانا فطری امر ہے، جس کی وجہ سے ایک ہی موضوع میں علما کے بیان کردہ احکام بھی مختلف ہوجاتے ہیں اور علما میں سے ہرایک حق تک پہنچنے ہی کی کوشش کرتا ہے۔ جو اس حق کو پالے اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو خطا کرجائے اس کے لیے ایک اجر ہے اور یہیں سے وسعت پیدا ہوتی ہے اور تنگی ختم ہوتی ہے۔ لہٰذا، اس مذہبی اختلاف کے وجود میں کہاں عیب ہے، جب کہ فی الواقع یہ اللہ کی اپنے مومن بندوں پر رحمت اور نعمت ہے اور ساتھ ہی عظیم فقہی دولت اور ایسی خوبی و خصوصیت ہے جس پر اُمت مسلمہ فخر کرسکتی ہے۔ تاہم، اِدھر اُدھر سے کچھ فتنہ انگیز افراد بعض مسلمان نوجوانوں میں اسلام کے حوالے سے پختگی نہ ہونے سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ خصوصاً ایسے نوجوان ان کے جھانسے میں آجاتے ہیں جو بیرونِ ممالک تعلیم حاصل کررہے ہوتے ہیں۔ یہ گمراہی پھیلانے والے ان کے سامنے بعض فقہی اختلافات کو یوں پیش کرتے ہیں کہ گویا یہ اعتقادی اور بنیادی اختلافات ہیں۔ وہ ان کے ذہنوں میں ظلم و جَور سے یہ بات بٹھا دیتے ہیں کہ یہ اختلاف تو شریعت کے تناقض پر دلالت کرتا ہے۔ وہ ان کے سامنے اختلاف کی دونوں صورتوں کا فرق بیان نہیں کرتے جو ان کے درمیان ہے۔

دوسرا طبقہ جو مذاہب کو ویسے ہی ترک کردینے کا داعی ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ انھی کی جدیدیت زدہ آزاد روی کو اختیار کریں۔ یہ طبقہ مستقل فقہی مذاہب کو مطعون اور ان کے ائمہ کو موردِ الزام ٹھیراتا ہے۔ ہم فقہی مذاہب اور ان کے وجود اور خوبیوں اور ائمہ کے حوالے سے اپنے اس بیان میں، فتنہ پرور طبقوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس شرانگیز اسلوب کو چھوڑ دیں۔ آج ہمیں اُمت مسلمہ کے شیرازے کو متحد کرنے اور دشمنانِ اسلام کے خطرناک چیلنجوں سے نبردآزما ہونے کی اشد ضرورت ہے‘‘۔ (ترجمہ: ارشاد الرحمٰن)

نماز میں سنتوں کے لیے جگہ کی تبدیلی

سوال: نماز باجماعت میں ادائے فرض کے بعد ادائے سنت کے لیے جگہ کی تبدیلی پر

ہمارے ہاں زور دیا جاتا ہے اور یہ چیز ایسی عادت بن گئی ہے کہ اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کو بُرا سمجھا جاتا ہے، گویا یہ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ''قیامت میں وہ جگہ گواہی دے گی جہاں سنتیں ادا کی گئی ہیں''۔ سوال یہ ہے کہ اس پر اتنا زور دینا کیا مقام رکھتا ہے؟ نیز یہ کہ دلیل میں جو بات کہی جاتی ہے وہ حدیث میں ہے یا قرآن میں؟ یہ بھی فرمایئے کہ جگہ کی تبدیلی کے کیا معانی ہیں؟ کیا وہاں سے بالکل ہٹ جانا چاہیے جہاں فرض نماز ادا کی گئی ہے؟

جواب: فرض کے بعد مقتدیوں کے لیے جگہ بدل کر سنتیں ادا کرنا مستحسن ہے، ضروری نہیں، اور جگہ بدلنے کے معنی یہ ہیں کہ مقتدی اپنی جگہ سے ایک قدم آگے یا پیچھے، دائیں بائیں ہٹ جائے۔ اگر اس نے اتنا بھی کرلیا تو جگہ بدل گئی۔ البتہ اس کو ضروری قرار دینا غلط ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ فرض کے لیے جو صف بندی کی گئی تھی وہ فرض ادا ہوجانے کے بعد توڑ دی جائے۔ اگر فرض کے بعد امام اور مقتدی ٹھیک اپنی اپنی جگہ پر سنتیں شروع کردیں تو نئے آنے والے کو یہ دھوکا ہوسکتا ہے کہ ابھی جماعت کی نماز ہورہی ہے۔ اگر امام اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو یا دوچار مقتدی بھی صف سے اِدھر اُدھر ہوگئے ہوں اور صف ٹوٹ چکی ہو تو یہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ ہر مقتدی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ لازماً وہ اپنی جگہ بدل ہی دے۔

دلیل میں جو بات کہی جاتی ہے وہ اس خاص مسئلے سے متعلق نہیں ہے، کیوں کہ زمین قیامت میں ہر اس عمل کی خبر دے گی جو اس پر کیا گیا ہوگا، چاہے وہ اچھا ہو یا بُرا۔ اگر ایک ہی جگہ فرض اور سنتیں دونوں ادا کی گئی ہوں، تب بھی وہ اس کی گواہی دے گی۔ زمین کی گواہی جگہ بدلنے پر منحصر نہیں ہے۔ زمین کے خبر دینے کا ذکر سورۃ الزلزال کی آیت يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ (جس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔ ۹۹:۴) میں موجود ہے۔ اس آیت کی تشریح میں جو احادیث آتی ہیں، ان میں بھی اس کا ذکر ہے۔ (مولانا سیّد احمد عروج قادری)

نماز میں گھڑی دیکھنا

سوال: نماز کے دوران غیرارادی یا ارادی طور پر گھڑی پر وقت دیکھ لینا کیا فاسدِ صلوٰۃ